نگاہ اولین

# آفاتِ ارض وسماء سے بچاؤ کی تدبیریں

مدیر التحریر

فرمان الٰہی ہے:﴿ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون ۞﴾[سورة النساء ٤١] ''خشکی اور تری میں ہر سو لوگوں کی بدکرداریوں کی وجہ سے تباہی مچی ہے، تاکہ وہ انہیں ان کے بعض کرتوت کی سزا دیں، تاکہ وہ (عبرت حاصل کرکے) باز آجائیں۔''

اس وقت وطن عزیز کے طول وعرض میں اس آیت قرآنی کی عملی تفسیر کی جھلکیاں بزبانِ حال یہ اعلان کررہی ہیں:

**چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں میری**

اللہ احکم الحاکمین نے اپنے بندوں پر کمال شفقت فرماتے ہوئے بارہا اپنے قانون سے متنبہ فرمایا: ﴿ وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير ۞﴾[ الشورى: ٣٠ ]''اور تم پر جو بھی مصیبت پڑتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی بدولت ہے اور وہ بہت ساری (خطاؤں) سے درگزر فرما لیتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رحمۃ للعالمین رسول اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہماری طرف توجہ مبذول کرکے ارشاد فرمایا: ''اے مہاجروں کی جماعت! جب تم پانچ قسم کی آزمائشوں اور امتحانوں میں ناکامی سے دوچار ہوں (تو ان کا انجام سنگین ہوگا) اور میں آپ لوگوں کے حق میں (ان آزمائشوں سے) اللہ کی پناہ کے لیے دعا گو ہوں:

۱۔ جس قوم میں بھی بدکاری عام ہوجائے ......اس میں طاعون اور اس جیسی ایسی نئی نئی خطرناک بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں ناپید تھیں۔

۲۔ جس قوم میں بھی ماپ تول میں کمی رائج ہوجاتی ہے......اس کی سزا انہیں قحط سالی، اقتصادی بوجھ اور حکمرانوں کے ظلم وستم کی شکل میں دی جاتی ہے۔

۳۔ اور جو قوم بھی اپنے مالوں کی زکاۃ ادا نہیں کرتی......اسے دنیاوی سزا کے طور پر آسمان سے برسنے والی بارش سے محروم کردیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جانور نہ ہوتے تو ان پر بارش بالکل نہ ہوتی۔

۴۔ جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لیے گئے وعدوں سے مکر جاتی ہے...... تو اس کا خمیازہ انہیں اس طرح بھگتنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط کر دیتا ہے جو ان کے ہاتھوں سے من پسند چیزوں کو چھین لیتے ہیں۔

۵۔ اور جس قوم کے حکمران اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہیں کرتے اور اللہ پاک کے نازل کردہ احکام میں سے اپنی مرضی سے بعض چیزوں کا انتخاب کرنے کی جسارت کرتے ہیں...... تو اس جرم کی پاداش میں انہیں خانہ جنگیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔'' [سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب ۲۱ ح: ۴۰۱۹، وفي الزوائد: هذا حديث صالح للعمل به ۲/۱۳۳۳، روى الحاكم بطرق وصححه و حسنه الألباني]

## ہمارے انفرادی، اجتماعی اور ریاستی کرتوت

آیئے ہم اس فرمانِ مصطفیٰ کی روشنی میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی، عوامی، سماجی، سیاسی، معاشرتی اور سرکاری کارگزاریوں پر مختصر نظر ڈالنے کی زحمت کریں:

### (ا) اعلانیہ بدکاری :

صدر ایوب خان کے دور سے پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جارہی ہے، اس کی معاشی و معاشرتی افادیت کے گن گائے جارہے ہیں، گلی گلی میں اس کے مراکز قائم ہو رہے ہیں...... نوجوان نسل کو جنسی بے راہ روی میں غرق کرنے میں اس کی ''خدمات وفوائد'' سے کون ناواقف ہے!

اسی بدکرداری کی ترغیب کے لیے فلمیں، ٹی وی، انٹرنیٹ، کیبل، موبائل غرض نت نئی ایجادات فروغ پارہی ہیں...... لے دے کے صرف ایک قانونی رکاوٹ بہر حال قائم تھی۔ سابق صدر پرویز نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس میں بھی ''تحفظ خواتین ایکٹ'' کے نام سے نقب زنی کر لی۔

جبکہ بدکاری پر اللہ کی طرف سے مقرر شدہ سزاؤں کو پہلے ہی ''حقوق انسانی'' کی پامالی اور ''حقوق نسواں'' کی مخالفت سمجھ کر قانونی طور پر مسترد کیا گیا ہے۔

### (۲) ماپ تول میں ڈنڈی مارنا:

مارکیٹ میں جا کر تحقیق کی ہمت کریں تو قوم شعیب کی تقلید پر ثابت قدمی محسوس ہوگی۔ پرانے زمانوں میں یہ

بے ایمانی صرف ''مقدار'' پر منحصر ہوا کرتی تھی، آج ''معیار'' میں بھی یہ جراثیم سرایت کر گئے ہیں۔

ریٹ میں فرق پر ایک دوکاندار سے گفت وشنید ہوئی تو اس نے کہا: عام مارکیٹ میں اکثر چیزیں کم وزن کے ساتھ ذرا کم قیمت پر دی جاتی ہیں۔ہم پورے وزن کے ساتھ اس سے کم پر نہیں دے سکتے۔

عرض کیا: ماشاءاللہ! پھر آپ تول کر دیا کریں اور اس دعوے کو دلیل سے ثابت کر دیں۔لیکن......سکوت!!

مقدار میں اس بے ایمانی کے ساتھ ساتھ اس سے بھی خطرناک تر اور جان لیوا حرام خوری یہ ہے کہ ملاوٹ کے ذریعے گھٹیا اور مضر صحت اشیاء خوبصورت ناموں سے اصلی اور اعلیٰ وغیرہ کہہ کر فروخت کی جاتی ہیں۔

## (۳) زکاۃ کی ادائیگی میں کوتاہی:

جنرل محمد ضیاء الحق ؒ نے زکاۃ کا نظام قائم کیا تو زکاۃ سے فرار اختیار کرنے والوں نے ہنگامہ آرائی کر کے اس قانون سے جان چھڑائی۔

بہر حال اہل سنت جو ملک کی غالب اکثریت ہے، ان کے بینک اکاؤنٹ سے زکاۃ کاٹی جاتی ہے اور جتنی رقم خرد برد سے بچ جاتی ہے وہ غریبوں اور محتاجوں کے کام آتی ہے۔

بہت سارے دولت مند شرعی احکام کے مطابق زکاۃ ایمانداری سے ادا نہیں کرتے اور بعض تاجر لوگ ردی مال من مانی قیمت لگا کر دیتے ہیں، حتیٰ کہ فاسق لوگ تو زائد المیعاد اشیاء تک زکاۃ کے مد میں دیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ بالکل ہی نہ دیتے ہوں۔

## (۴) عہد الٰہی سے بے وفائی:

جب انسان ہوش وحواس کے ساتھ ''لا إلــه إلا الله محمــد رسول الله ﷺ'' کا اقرار کرتا ہے ......تو وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر رہا ہوتا ہے کہ ''میں عقیدہ توحید پر کاربند رہ کر صرف اللہ کی عبادت اور بندگی بجا لاؤں گا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ اور یہ عبادت بھی اللہ کے مقرر کردہ رسول حضرت محمد ﷺ کی سنت وسیرت کے مطابق ہی انجام دوں گا۔'' (اس دین پر چلنے میں ہرگز کوئی تعصب نہیں کروں گا۔)

آج تقلیدی تعصب نے مسلمان امت کو مختلف فرقوں میں بانٹ کر ''ما أنا عليه و أصحابي'' کے عقائد، عبادات اور معاملات سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ کوئی اسی کلمے پر پیوندکاری کرتا ہے، کوئی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے بعض

اچھے یا برے لوگوں کو پیغمبر کی طرح معصوم اور واجب الاطاعت مانتا ہے۔ اور ﴿ الیوم أکملت لکم دینکم ﴾ کے بعد پیش آنے والے بعض تاریخی واقعات سے متعلق صحیح وغلط نظریات وافکار اور ان کی بنیاد پر ایجاد کردہ اعمال وعبادات کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے کفر وضلالت کے فتوے لگانے سے باز نہیں آتے !! کیا یہ مختلف فرقے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے طے کردہ معاہدے پر قائم ہیں؟!

## (۵) احکام شریعت میں من مانی: ''بہترین آمریت سے بدترین جمہوریت ہی بہتر ہے۔''

بدترین جمہوری حکمرانوں کے ایجاد کردہ اس فارمولے پر ایمان رکھنے والے بیچارے عوام ہر چند سال بعد (الا ماشاء اللہ) بدترین نمائندوں کو ووٹ دے کر حکومت کے ایوانوں میں بھیجتے ہیں، جو اسمبلیوں میں کئی ''قومی خدمات'' سرانجام دیتے ہیں:

{۱} ملک میں امن وعافیت اور عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے'' قانون سازی'' کرتے ہیں۔ ہاں نمائندے ''مسلمان'' اور ملک ''اسلامی'' ہونے کے ناتے عائلی قوانین اور بعض ''بے ضرر'' چیزوں کے بارے میں قرآن وسنت کے مطابق قوانین بھی ''بناتے ہیں'' حالانکہ جس قوم نے ''لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اقرار کر رکھا ہے، اس کے لیے قانون ''بنانا'' بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ قانون تو اسے قرآن مجید اور حدیث شریف کی شکل میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے جو بالکل مکمل اور محفوظ ہے، بس اسی کو نافذ کرنا چاہیے تھا۔

{۲} عوامی نمائندوں نے انتخابات لڑنے میں جس قدر رقم خرچ کی تھی وہ، اسے بمع سود وصول کر کے آئندہ انتخاب کے لیے اخراجات کا انتظام کرتے ہیں۔ صدر، وزیر اعظم سے لے کر یونین کونسل کے ممبر تک سب کا نصب العین یہی ہوتا ہے۔

ہاں مخلص اور محبّ وطن نمائندے حق وانصاف کی وکالت کا فریضہ بھی ڈٹ کر سرانجام دیتے ہیں اور اس دور میں ایسے نمائندوں کی کارگزاری قابل قدر ہے۔ (جزاھم اللہ خیراً)

## ان بداعمالیوں کا ردعمل

[۱] **فحاشی وحرام کاری کا انجام:** آج دنیا میں بسنے والوں کو تسلی دی جارہی ہے کہ: ''ایڈز'' کے علاج کے لیے تجربات اور تحقیقات زور شور سے جاری ہیں...... ''کانگو وائرس'' اور ''ڈینگی وائرس'' پر بھی سائنس دان قابو پانے کی

جدوجہد کررہے ہیں۔ابھی ان بیماریوں کے لیےکوئی مؤثر دوائی مارکیٹ میں نہیں آتی......اتنے میں...... ''سوائن فلو'' کا خطرناک مرض وبائی صورت اختیار کرلیتا ہے......

[۲] **تجارتی بدمعاشیوں کی سزائیں:** (الف) قحط سالی اورغذائی قلت۔

(ب) پانی کی کمی سے بجلی کی بندش اورمہنگائی کا طوفانی، پانی کی بہتات سے سیلاب اورتباہ کاریاں۔

(ج) سیلاب زدگان کے امداد تک میں بھی اہل کاروں اور کارکنوں کا کرپشن، ریاستی دہشت گردی، ٹیکسوں میں آئے روز اضافہ...... یہ سزائیں بھگتنے والے لوگ بجا طور پر حکومت سے مسائل پر قابو پانے کا مطالبہ کررہے ہیں، لیکن کیا دوبارہ ''بدترین جمہوریت'' قائم کرنے سے توبہ کرچکے ہیں؟ کم ازکم بلتستان کی سطح تک تو نظر آتا ہے کہ ''بالکل نہیں'' کیونکہ سکردو میں گزشتہ رمضان کوئٹہ کے اندر دہشت گردی سے ہلاک ہونے والوں کے غم وغصے میں نکالا گیا جلوس حزب اقتدار کے بجائے حزب اختلاف کے خلاف نعرہ بازی کررہا تھا۔

[۳] **مانعین زکاۃ کا صلہ:** منع زکاۃ کی جزا قحط سالی اور بارشوں کی کمی ہے۔جس کی وجہ سے خوراک کی قلت اوراس کے نتیجے میں مہنگائی اور بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

پانی کی کمی سے بجلی کی لوڈ شیڈنگ، جس سے معیشت تباہ ہورہی ہے۔ ہمارا دشمن ہمارے دریاؤں پر 62 ڈیم تعمیر کررہا ہےاوروہ اسلام دشمن قوتوں کی گود میں بیٹھ کر ہمارے ملک کو بنجر کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔

[۴] **کتاب وسنت سے روگردانی کا بدلہ:** اسلام دشمن قوتیں ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' اور ''امن ورواداری کے قیام کی بین الاقوامی کوششیں'' جیسے ناموں سے اسلامی ملکوں پر قبضہ جما چکی ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کوانہوں نے غلام بنالیا ہے اور ہماری قومی سلامتی، ملکی خودمختاری اور مادی وسائل کو اپنے کنڑول میں لے لیا ہے۔......حساس مقامات پر قبضہ جمانے کے علاوہ ہماری دفاعی قوت اوراہم اسلحوں کو بھی ہڑپ کرنے کی راہ ہموار کرنے کے لیے اپنے گماشتوں کے ذریعے دہشت گردی کروارہے ہیں۔

[۵] **خودساختہ قوانین کے نفاذ کے نتائج:** یہ ایک مسلمہ حقیقت اورروزمرہ کا تجربہ ہے کہ عدل وانصاف کے بغیر امن وآشتی ہرگز حاصل نہیں ہوتی اورقرآن وسنت کا نظام نافذ کیے بغیر عدل وانصاف مکمل طور پر قائم نہیں ہوسکتا۔اس نکتے پر التراث شمارہ 34 کے ادارتی صفحات میں بھی زوردیا گیا تھا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:''بیشک اللہ ظالم کومہلت دیتا رہتا

ہے...... حتیٰ کہ جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرىٰ وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد﴾ [هود ۱۰۲] ''اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑ لیتا ہے۔ بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔'' [بخاري تفسير سورة هود ، مسلم كتاب البر ح:٦٢]

آج ہمارے مذہبی وفرقہ وارانہ اختلافات کو ہمارے اعلانیہ اور خفیہ ہر قسم کے دشمنوں نے اپنی دہشت گردیوں کو چھپانے کے لیے ڈھال بنا رکھا ہے وہ اپنے ڈالر اور اسلحے کے بل پر کبھی ایک فرقے کی مسجد میں دھماکہ کرتے ہیں اور کبھی دوسرے فرقے کی عبادت گاہ میں لاشوں کا ڈھیر لگاتے ہیں۔ اور ہر طرف سے ان ہی کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

## آفاتِ ارضی وسماوی سے بچاؤ کی تدبیریں:

ہمارے آباواجداد نے انگریز حکمرانوں اور ہندو اکثریت دونوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہ کر مکمل آزادی اور خود مختاری سے اسلامی اصول کے مطابق زندگی کے شب وروز گزارنے کے لیے ایک الگ تھلگ ملک قائم کر کے جان کی بازی لگادی۔ ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا إله إلا الله'' کا نعرہ صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے لگا کر پاکستان قائم کیا۔ یہ دنیا کا سب سے پہلا ملک ہے جو صرف دین کی بنیاد پر قائم ہوا۔

تقسیم وطن کی ہزاروں خونچکاں داستانیں صفحہ قرطاس پر قائم ہیں اور لاکھوں داستانیں قلوب واذہان میں لے کر وہ لوگ اس دنیا سے چلے گئے ہیں جنہوں نے مال وجائیداد، تجارت وزراعت، دوست واحباب، عزیز واقارب اور ہنستے بستے معاشروں کو چھوڑ کر ہجرت فی سبیل اللہ کے پاکیزہ جذبات کو سینے میں بسایا اور قدم بہ قدم، لمحہ بہ لمحہ جان، مال اور آبرو کے خطرات کا سامنا کرتے ہوئے ''اسلامی'' جمہوریہ پاکستان میں قدم رکھنے کی سعادت ملنے پر سجدہ شکر ادا کیا۔ لیکن:

**''اے بسا آرزو کہ خاک شد!!''** (یہاں بھی اسلامی شریعت کے بجائے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نافذ ہوگیا۔)

اے قوم! ہم نے آزاد وخود مختار قوم کی حیثیت سے عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا تہیہ کرلیا ہے تو ضروری ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دینے والے ان تمام انفرادی، اجتماعی اور سرکاری گناہوں سے فوری اور پرخلوص توبہ کریں، جن کی نشاندہی ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی ہے۔